83999 ـ مختلف اداروں جن اور سودی بنك كی مملوكہ كمپنی میں ملازمت كرنے كا حكم

سوال

میں ایك ایسی كمپنی میں ملازم ہوں جو پانچ اداروں كی ملكیت ہے جس میں دو سودی بنك بھی ہیں، اس كمپنی كی ملكیت میں زمین كا ایك ٹكڑا ہے، اور كمپنی بجلی پانی وغیرہ كے نفع كو داخل كر كے اسے سرمایہ كاروں میں تقسیم اور فروخت كرتی ہے، اور فروخت كی كیفیت یہ ہے كہ یا تو فوری فروخت یا پھر سالانہ فكس فوائد كے حساب سے قسطوں میں جو تقریبا سات فیصد سالانہ تك پہنچتا ہے، یہ علم میں رہے كہ بعض اوقات فروخت كرنے كا عمل موقوف ہو جاتا ہے.

اور كمپنی میں میرا كام آفس سیكٹری كی حیثیت سے ہوتا ہے، میں نے كمپنی میں پانچ سالہ ملازمت میں مال جمع بھی كیا اور خرچ بھی، لیكن مجھے اس مال میں شبہ كا علم نہیں تھا میں نے اپنی رقم ایك اسلامی بنك میں جمع كروا ركھی ہے، تو كیا میری اس حلال اور حرام مال سے مختلط كمپنی میں ملازمت حلال ہے یا حرام ؟

اور میں نے جو مال جمع كیا ہے اس كا حكم كیا ہے، اور میں اس میں كس طرح تصرف كر سكتی ہوں ؟

اور اگر صرف یہ كام مكروہ ہے تو كیا یہ جہنم میں داخل كریگا یا كہ اس كے سبب سے مجھے عذاب سے دوچار ہونا پڑےگا ؟

اس كے متعلق مجھے معلومات فراہم كریں، اللہ تعالی آپ كو جزائے خیر عطا فرمائے، كیونكہ میں بہت ہی زیادہ پریشان ہوں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جمہور علماء كے ہاں مخلوط اموال والوں كے ہاں كام اور ملازمت كرنا مكروہ ہے حرام نہیں، لیكن اگر وہ كام فی نفسہ حرام ہو، یا پھر كسی حرام كام میں اس سے معاونت ہوتی ہو تو وہ كام بھی حرام ہو گا، مثلا كسی سودی بنك میں ملازمت كرنا.

اور مكروہ حرام نہیں، اور مكروہ كام كا مرتكب شخص گنہگار نہیں ہوتا، اگرچہ اسے ترك كرنا اور اس پر عمل نہ كرنا اور اس سے اجتناب كرنا اولی اور بہتر ہے، اور اسے چھوڑ كر كوئی صاف ستھرا كام تلاش كرنا چاہیے.

دوم:

قسطوں میں خرید و فروخت جائز ہے، لیکن دو چیزوں کی طرف متنبہ ہونا ضروری ہے:

پہلی:

بیع التقسیط کے معاہدہ میں یہ شرط نہ ہو کہ اگر قسط لیٹ ہو تو جرمانہ ادا کرنا ہوگا، کیونکہ یہ شرط سود کے لیے ہے، اور اس شرط پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے، اور نہ ہی ایسی شرط والے معاہدہ پر دستخط کرنے جائز ہیں.

دوسری:

قسطوں میں چیز اس کمپنی سے لی جائے جو اس کی مالك ہو، اسمیں کوئی سودی بنك وغیرہ واسطہ نہ بن رہا ہو، سودی بنك کا ایك معاہدہ میں شامل ہونے کا مطلب یہ ہوا کہ خریدار کی جانب سے بطور نائب بنك پوری قیمت ادا کریگا، اور پھر وہ یہ قیمت قسطوں میں وصول کریگا اور حقیقت میں یہ سودی قرض ہے، تو اس طرح بنك کھاتہ دار کو مثلا ایك سو قرض دیتا ہے، اور وہ خریدار کا نائب بن کر بائع کو اس کی ادائیگی کرتا ہے، اور پھر وہ قسطوں میں ایك سو بیس واپس لیتا ہے، اور یہ سود اور حرام ہے، جو کہ کسی پر بھی مخفی نہیں.

سوم:

اگر کمپنی زمین جائز بیع کے طریقہ پر فروخت کرتی ہے - یعنی سودی بنك کے واسطہ کے بغیر - تو آپ کا یہ کام جائز ہے، اور اس کام کی جو آپ تنخواہ لیتی ہیں وہ مباح اور جائز ہے، لیکن آپ کے لیے بہتر اور اولی یہی ہے کہ آپ کوئی اور صاف شفاف کام تلاش کریں جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے.

اور اگر کمپنی حرام طریقہ سے زمین فروخت کرتی ہے، مثلا خریدار پر یہ شرط رکھی جائے کہ قسط لیٹ ہونے کی صورت میں جرمانہ ادا کرنا ہو گا، یا قسطوں کی طریقہ کار میں بنك کا عمل دخل ہو تو یہاں پھر آپ کے کام کی نوعیت دیکھی جائیگی:

اگر تو آپ کے کام میں حرام کام میں معاونت ہوتی ہو، یا پھر لکھائی، یا ریکارڈ رکھنا، یا چھان بین کرنا وغیرہ تو آپ کا یہ کام حرام ہے اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی تنخواہ حرام ہوگی، اور آپ نے اس کی حرمت کا علم ہونے سے قبل جو تنخواہ لی ہے اس سے آپ فائدہ حاصل کرسکتی ہیں، اور وہ رقم صدقہ کرنا لازم نہیں.

اور جو تنخواہ حرمت کا علم ہونے کے بعد حاصل کی ہے آپ اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے اسے صدقہ کر دیں، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ ملازمت اور کام بھی ترک کرنا ہو گا.

اور اگر آپ کا کام کچھ تو مباح اور جائز ہو، اور کچھ حرام تو پھر آپ اس میں سے حرام کے تناسب کا اندازہ کر کے اس کے بدلے میں جو تنخواہ بنتی ہے اس سے چھٹکارا حاصل کر لیں.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (81915) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور اگر آپ کے کام میں حرام میں معاونت نہیں ہوتی، بلکہ آپ علیحدہ اور الگ تھلگ ہیں جس کا قسطوں میں خرید و فروخت کے ساتھ تعلق بھی نہیں تو ہمیں امید ہے کہ اس کام میں آپ پر کوئی حرج نہیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق سے نوازے اور آپ کی سیدھے راہ کی طرف راہنمائی فرمائے.

واللہ اعلم .